اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ہ

بیشک اس میں سبق آموز عاقلوں کے لئے نشانی ہے

انکشاف

عقائدِ شیعہ

مرتبہ

محمد اسحاق رحمانی بن الحاج اللہ بخش دام ظلہ

وریام والہ۔ ڈاکخانہ پتوکی۔ ضلع لاہور

ملنے کا دوسرا پتہ

کتب خانہ دعوت اسلام متصل مسجد چینیاں لاہور

اشاعت فنڈ کیلئے ہدیہ ا/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا ومولانا محمد النبی الذی ارسلہٗ رحمۃ للعالمین وجعلہٗ خاتم النبیین و وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ اجمعین ہ اما بعد

(اقرار عجز)

انسان خواہ کتنا ہی صاحب کمالات دینی و دنیاوی کیوں نہ ہو۔ پھر بھی بتقاضائے بشریت اس میں کئی نقص رہ جاتے ہیں۔ بدیں وجہ کامل سے کامل انسان بھی کمالیت کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ (کیونکہ جامع کمالات صرف خدا ہی ہے) چہ جائیکہ میرے جیسا مبتدی طالبعلم کسی بات کا دم مار سکے لہٰذا میں قارئین کرام سے ملتجی ہوں۔ کہ جملہ لغزشوں پر چشم پوشی کر کے شکریہ کا موقعہ دیں۔ وما توفیقی الا باللہ

تمہید

جب دنیا میں ہر طرف جہالت کا زور۔ کفر کا دور دورہ تھا۔ وحدت الٰہی جیسا عظیم الشان مسئلہ بھی جہلاء کی تاویلات باطلہ سے محفوظ نہ رہ سکا۔ تو نور اسلام آیا۔ اور اسطرح آیا۔ کہ جس نے دیکھا منور ہو گیا۔ جو زنگار قلوب پر صدیوں جمتا رہا۔ وہ لمحوں میں دور ہوا۔ دریائے اسلام کے آگے تمام خس و خاشاک بہ گئے۔ اسلام وہ روحانی طاقت لیکر آیا۔ جس کے مقابلہ میں تمام مادی طاقتیں ضائع ہو گئیں۔ اسلام کے مقابلہ کے لئے کبھی مخالفین کو جرأت نہ ہوئی۔ اگر جرأت ہوئی تو اس وقت جبکہ خود مسلمانوں نے اسلام سے غداری کی۔ ترمذی کی ایک حدیث ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ تمکو کبھی اغیار سے تکلیف نہ پہنچیگی۔ اگر پہنچیگی تو تمہارے ہی بھائیوں

سے - اسلام کی ابتدائی تاریخ سے آجتک کا مطالعہ کرو - یہ حقیقت روشن ہو جائیگی - کہ اصحابہ کے زمانہ میں ۴ لاکھ کے قریب حدیثیں اسلام کے پردہ میں وضع کی گئی تھیں - اگر کسی بدترین انسان نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مبارک نعش کی بیحرمتی کا قصد کیا تو اسلام ہی کے مصلے پر بیٹھکر - اسیطرح عبداللہ بن سبا اور اس کے ہمنوا شیعہ گروہ کی جس قدر غلط روایات ہیں یہ سب اسلام ہی کے نام سے مشہور ہوئیں - حسن بن صباح کی کارگزاریاں اس کا زندہ ثبوت ہیں - ہلاکون خاں وطوسی کی اسلام اور اہل اسلام سے کھلم کھلا غداریاں اسلام کا نام لیکر ہی کی گئیں -

تاریخ شیعہ

اس فرقہ کا بانی عبداللہ بن سبا یعنی یہودی تھا - ۳۵ھ میں بظاہر مسلمان ہو کر حضرت عثمان رض کے پاس آیا - اس لئے کہ آپ اسکی خاطر تواضع اور قدر و منزلت کریں - مگر آپنے کچھ توجہ نہ فرمائی - اسلئے وہ مذہب شیعہ کا موجد ہوا - (طبری جلد ا)

شیعہ کی مستند کتاب، الطواق الحمائۃ میں بروائت سوید بن غفلہ :-

قال مررت بقوم ینتقصون ابابکر و عمر فاخبرت علیا و قلت لولا انہم یرون انک تضمر ما علنوا ما اجترو علی ذالک و عبداللہ بن سباء ہو اول من اظہر ذالک فقال علی اعوذ باللہ الخ (ترجمہ) "سوید کہتا ہے - میں ایک قوم کے پاس سے گذرا وہ ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی شان میں گستاخیاں کرتے تھے - میں نے حضرت علی رض کو خبر دی - اور یہ بھی کہا - کہ اگر آپ انسے خفیہ متفق نہ ہوں - تو ان کو کبھی جرات نہیں ہوسکتی - آپ فرمانے لگے پناہ خدا کی میں کبھی راضی نہیں - نیز اس نے کہا کہ اس فتنہ کا اولا جگانے والا عبداللہ بن سبا ہے"

آگے چلکر اسی کتاب میں یہ الفاظ ہیں :- لعن اللہ من اضمر لہما الا الحسن -

(ترجمہ) "خدا کی اس پر لعنت ہو۔ جو ابوبکرؓ و عمرؓ کے متعلق خلاف حق کچھ دل میں رکھے" +

شیعہ کی دوسری مستند کتاب منہج المقال میں یوں ہے :- ذکر بعض اہل العلم ان عبداللہ کان یہودیا و اسلم وکان اول من اشتہر بالقول بفرض امامۃ علیؑ
(ترجمہ) "عبداللہ پہلے یہودی تھا۔ اسلام لایا۔ تو سب سے پہلے اس نے مشہور کیا۔ کہ حضرت علیؓ خلیفہ بلا فصل تھے"۔

چونکہ اس کا مقصد تخریب اسلام تھا۔ اس لئے مختلف لوگوں کو مختلف تعلیم دی۔ مثلاً علیؓ خدا ہیں۔ انسانی شکل میں آئے۔ نبی ہیں۔ وصی ہیں وغیرہ ذالک یہی وجہ تھی کہ شیعوں میں بھی مختلف گروہ ہوگئے۔ حق الیقین صہ ۳۷۰ بعض کو اس کی پیغمبری۔ بعض کو خدائی کا خیال ہے۔ صہ ۱۶ پر ہے۔ کسی کا یہ گمان ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ائمہ اہل بیت میں خدا حلول کر گیا (نعوذ باللہ)

لفظ شیعہ کی تردید قرآن سے

۱- ولا تکونو من المشرکین الذین فرقو دینہم وکانو شیعاہ (ترجمہ) "تم ان مشرکوں سے نہ ہونا۔ جنہوں نے دین کی تفریق کر دی اور وہ مختلف گروہ تھے"

۲- ولقد ارسلنا من قبلک فی شیع الاولین۔ "ہم نے پہلے شیعوں میں بھی رسول بھیجے"۔ ما یاتیہم من الا کانو بہ یستھزون ہ "ان کے ہاں کوئی رسول ایسا نہیں آیا جس کا انہوں نے مذاق نہ اڑایا ہو"۔ عمدۃ البیان جلد ۲ صہ ۱۷۲ میں صاف تصریح ہے۔ کہ شیعہ اس آیۃ میں رسولوں سے استہزا کرنیوالوں کو کہا گیا ہے۔

۳- کما فعل باشیاعہم انہم کانو فی شک مریب ۔ "جیسا کیا گیا پہلے گروہوں کے ساتھ بیشک وہ شک و گمان میں ہے۔ عمدۃ البیان صہ ۹۳ میں ہے۔ اسجگہ شیعہ کعبہ گرانیوالے کفار کو کہا گیا ہے۔

۴ - ان الذین فرقوا دینہم وکانو شیعاً لست منہم فی شیئ " جن لوگوں نے دین کی تفریق کردی - اور گروہ گروہ ہوئے - میرے حبیب آپکا ان سے کوئی تعلق نہیں" +

ان آیات سے خوب نمایاں ہے - کہ شیعہ کا لفظ کن لوگوں کے لئے بولا گیا ہے - (شیعہ دوست غور کریں)

شیعہ کا قرآن مجید سے انکار

قرآن جیسی مقدس کتاب جس کی تصدیق غیر اقوام سے ہو چکی ہے - بڑے بڑے عیسائی حکماء اس کے قائل ہونے کے سوا رہ نہ سکے - مگر آج اسلامی دنیا میں ایک ایسا فرقہ بھی ہے - جو اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے قرآن سے منکر ہے - ملاحظہ ہو شیعہ کی مقبول عام کتاب اصول کافی صفحہ ۱۳۹ قال ابوجعفر ما ادعی احد من الناس انہ جمع القران کلہ الا کذاب" وما جمعہٗ الا علی ابن ابی طالب والائمۃ من بعدہ " یعنی کوئی جمع قرآن کا دعویٰ نہیں کر سکتا مگر کذاب - علیؓ کے سوا قرآن کو کسی نے جمع نہیں کیا - اور آپکے بعد ائمہ نے کیا - اجلاء العیون صفحہ ۱۵۰ میں بیان ہے - حضرت ابوبکرؓ نے حضرت علیؓ کو بیعت کے لئے بلایا - آپ نے کہا - میں بغیر قرآن جمع کئے نہیں آسکتا - قرآن جمع کیا - چونکہ خلافت علیؓ کی اس میں آیات تھیں - اسلئے حضرت عمر نے قرآن سے انکار کر دیا - تب حضرت علیؓ نے فرمایا تم اس کو قیامت تک نہ دیکھو گے - اصول کافی صفحہ ۶۷ قال واللہ ما ترون بعد یومکم ھذا ابدا + اسی صفحہ پر ہے - قال ابو عبد اللہ ان القران الذی جاء بہ جبرئیل الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سبعۃ عشر الف ایۃ - (فرمایا) جو قرآن جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف لائے تھے - وہ سترہ ہزار آیات پر مشتمل تھا - اس سے ظاہر ہوا - کہ موجودہ قرآن

ناقص ہے۔ کیونکہ اس میں ۶۶۶۶ آیات ہیں +

شیعوں کے متعدد قرآن

ان کی کتابوں میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ ان کے ہاں قرآن ایک نہیں بلکہ متعدد ہیں۔ اصول کافی ص۱۴۶ قال یا ابا محمد عندنا الجامعة صحیفه طولها سبعون ذراعاً۔ ہمارے پاس ستر گز لمبا قرآن ہے" (کیوں صاحب اتنے بڑے قرآن کو پڑھنا اور اٹھاتا کون ہوگا)

ایک دوسری روایت ہے۔ عندنا مصحف فاطمة مثل قرآنکم هذا "ہمارے ہاں اس قرآن کی مثل مصحف فاطمہ ہے" اس سے معلوم ہوا کہ یہ مصحف قرآن کے علاوہ ہے۔ اسی صفحہ پر ہے۔ عندنا الجفر وعاء من ادم فیه علم نبیین و علم العلماء الذین مضوا من بنی اسرائیل ہمارے ہاں جفر ہے۔ جو چمڑے کا تھیلہ ہے جسمیں انبیاء و علماء بنی اسرائیل وغیرهم کے علوم ہیں" (شیعہ مذہب کے دلدادو! بتاؤ۔ تمہارا کون سے قرآن پر عمل ہے۔

مسئلہ خلافت

اس کے متعلق شیعہ جماعت کا یہ خیال ہے۔ کہ حضرت علی خلیفہ بلا فصل تھے (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خلافت آپکا حق تھا نہ کہ ابوبکرؓ کا) دیگر مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ آپ خلیفۂ رابع تھے۔ اور آپکی رفعتِ شان کے قائل ہیں۔ جو آپکی تنقیص شان کرے وہ فاسق ہے اصحاب ثلاثہ کے یکے بعد دیگرے خلیفہ ہونے پر چند دلائل پیش کرتا ہوں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کا خلیفہ ہونا برحق تھا۔

ا۔ وعد اللہ الذین امنوا وعملوا الصالحات لیستخلفنهم الخ

جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے۔ ان کے لئے خدا نے خلیفہ بنانے کا وعدہ کیا۔ جس طرح پہلے لوگ خلیفہ ہوئے"۔ اس آیت نے بالکل فیصلہ کر دیا۔ جس کا شیعہ کے پاس کوئی جواب نہیں۔ یہ مفہوم واضح ہے۔ کہ خدا کا وعدہ خلافت ایمان و عمل صالح والوں کے لئے ہے۔ اگر (معاذاللہ) اصحاب ثلثہ خلیفہ بننے کیلئے حق پر نہ تھے۔ تو خدا نے خلیفہ کیوں بننے دیا۔ کیونکہ کسی چیز کو ناحق لینا عمل صالح کے خلاف ہے۔ اور خدا کا وعدہ خلافت عمل صالح سے مشروط ہے۔

۲۔ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ سے مروی ہے۔ انما الشوریٰ للمهاجرین والانصار فان اجتمعو علی رجل وسموہ اماما کان ذالك للّٰہ رضی "آپ فرماتے ہیں شوریٰ مہاجرین و انصار کے لئے ہے جس پر جمع ہو جائینگے وہی امام و خلیفہ ہوگا"

۳۔ اگر آپکے بعد حضرت علی مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوتے تو مخالفین سختی سے اعتراض کرتے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے خویش و اقارب کے فائدہ کیلئے کام کرتے تھے۔

۴۔ اگر اصحاب ثلثہ کی خلافت ناحق تھی۔ تو حضرت علی نے جہاد کیوں نہ کیا۔ عدم طاقت جہاد کی صورت میں ہجرت کیوں نہ کی۔ بلکہ آپ تو شریک کار اور غنائم میں حصہ دار رہے۔

اصحاب ثلثہ کی فضیلت کتب شیعہ سے

یوں تو اصحاب ثلاثہ کے وہ فضائل ہیں۔ جن کا شمار دشوار ہے۔ چند حوالے کتب شیعہ سے پیش کرتا ہوں۔ جن سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ان کی کتابوں میں کیا لکھا ہے۔ اور ان کا عمل کس قدر ان کے مطابق ہے

حضرت ابوبکرؓ کی فضیلت کے لئے واقعہ غار کچھ کم نہیں۔ جس کا ثبوت ان کی مندرجہ ذیل کتابوں سے ملاحظہ ہو:۔

تفسیر حسن عسکری صـ۲۳ جاء جبرئیل فقال ان اللہ اوحیٰ الیک یا محمد ان تستصحب ابابکرٍ - انہ کان فی الجنۃ "جبرائیل نے آکر کہا - اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خدا نے آپکی طرف پیغام بھیجا ہے - کہ حضرت ابوبکرؓ کو شریک سفر کرو - اگر اس نے تمہاری مدد کی - تو وہ جنت میں تمہارے ساتھ ہوگا -

تفسیر قسمی صـ۱۵۷ میں ہے :- کہ ابوبکر قرین غار ہے +

احتجاج صـ۲۰۴ میں ہے :- امام باقر (رحمہ اللہ تعالیٰ) نے فرمایا: لست بمنکرٍ فضل ابی بکرٍ - میں ابوبکر کے فضائل کا منکر نہیں +

مجالس المومنین صـ۸۹ میں ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :- ما سبقکم ابوبکر بصومٍ ولا صلوٰۃٍ ولکن بشیئٍ وقر فی قلبہ یعنی تم سے ابوبکرؓ نماز روزہ کے اعتبار سے سبقت نہیں لے گئے - بلکہ ان میں کمال خلوص ہے +

کشف الغمہ - ابو جعفرؓ سے پوچھا گیا - کیا تلوار کو چاندی کا دستہ لگانا جائز ہے ؟ تو فرمایا - ہاں - ابوبکر صدیقؓ نے بنوایا تھا - پھر کہا گیا - کہ تم بھی صدیق کہتے ہو - آپ نے غصہ میں آکر فرمایا بیشک +

حضرت عمر فاروقؓ کی فضیلت کے متعلق بھی کتب شیعہ ملاحظہ ہوں :-

بحار الانوار - کتاب السماء والعالم بروایت ہے - ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اللھم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب " آپنے فرمایا خدایا - اسلام کی عزت عمر بن خطاب سے فرما -

نہج البلاغت صـ۳۱۰ میں منقول ہے - کہ حضرت عمرؓ بنفس نفیس حضرت علی سے مشورہ کیا کرتے تھے - (معلوم ہوتا ہے جانبین کو ایک دوسرے پر پورا پورا اعتماد تھا)

اصول کافی صـ۲۹۶ پر لکھا ہے - کہ یزدجرد کی بیٹی حضرت عمرؓ کے

پاس مال غنیمت میں آئی - تو آپنے امام حسین علیہ السلام کو دی - جس سے زین العابدین پیدا ہوئے - آپکو حضرت علیؓ و آپکی اولاد سے کتنی محبت تھی - اگر شہربانوؓ آپ حضرت حسینؑ کو نہ دیتے - تو امام زین العابدین کی پشت کے ساوات نہ ہوتے - اس کے علاوہ حضرت علیؓ نے اپنی صاحبزادی ام کلثومؓ کا عقد حضرت عمرؓ کے ساتھ کیا +

علیٰ ہذا القیاس حضرت عثمانؓ کی فضیلت پر ذیل کی شہادتیں نمایاں ہیں :-

فروع کافی کتاب الروضہ - ینادی منادمن السماء اول النہار الا ان عثمان و شیعتہ ھم الفائزون "- روزانہ آسمان سے ندا ہوتی ہے کہ عثمان اور اس کے گروہ کامیاب ہیں - اسی کتاب کے صد ۱۵۱ میں ہے - کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت رضوان میں اپنا ہاتھ دوسرے ہاتھ پر عثمان رضؓ کے لئے رکھا مسلمانوں نے کہا طوبیٰ لعثمان

نہج البلاغہ میں مذکور ہے - حضرت علیؓ کو جب باغی قوم نے مطالبات حضرت عثمان تک پہنچانے کے لئے کہا - تو انہوں نے فرمایا - جس طرح ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا - اسی طرح اس نے بھی - ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ سے زیادہ قریبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہ تھے - اس کے گھر دو صاحبزادیاں تھیں - اور ان کے گھر ایک بھی نہ تھی - اس سے زیادہ اصحاب ثلاثہ کی فضیلت کے اور کیا دلائل ہو سکتے ہیں - بایں ہمہ ان کو سب وشتم کرنا جزو ایمان سمجھا جاوے تو تف ایسے ایمان پر - مذکورہ دلائل کے ہوتے ہوئے پھر جاہلوں کی سی حرکتیں ہوں - تو افسوس ایسے علم پر -

اہل بیت کی توہین

ان کی طرف ایسے واقعات منسوب کئے جاتے ہیں - جن کے پردہ

میں توہین ائمہ مضمر ہے - خلاف عقل و نقل ہونے کی وجہ سے اعداء اسلام مضحکہ اڑاتے ہیں - مثلاً حضرت علیؓ نے بوقت شیرخواری ایک سانپ جسکا سر پہاڑ کے برابر - دانت چار چار بالشت کے تھے چیر پھاڑ کر مارا +

جلاء العیون صہ ۲۸۸ میں ہے - کہ حسنؑ کی صلح کرنیکی وجہ سے ایک عراقی شیعہ یا مذل المسلمین کے قبیح لفظ سے خطاب کرتا ہے - دوسری جگہ میں بھی صلح کرنے پر سخت نکتہ چینی کی گئی - کیا محبت اہل بیت کا یہی تقاضا ہے؟ اگر سچ پوچھنا چاہتے ہو تو سن لو - حسین علیہ السلام کے قاتل شیعہ ہی تھے - کوفہ سے ہزاروں مراسلات گئے - تب آپ نے قصد کوفہ کیا - کوفیوں نے پہلے امام مسلمؒ کو شہید کیا - پھر امام حسینؓ کو +

جلاء العیون صہ ۲۷۹ - بیس ہزار عراقیوں نے امام حسینؑ سے بیعت کی - پھر انہوں نے ہی امامؑ پر تلوار کھینچی (اتبا و جی! عاشق حسینؑ کون؟)

امام باقرؒ و جعفرؒ کے متعلق جو گستاخیاں کی گئی ہیں پڑھکر رونا آتا ہے -

کتاب من لایحضرہ الفقیہ صہ۱ میں ہے امام باقرؒ بیت الخلا میں گئے تو روٹی کا ٹکڑہ جو نجاست سے بھرا ہوا تھا - اٹھا کر آپ نے غلام کو دیا فراغت کے بعد وہی ٹکڑہ طلب کیا - غلام نے کہا - میں نے کھالیا - فرمایا تو جنتی ہے" ایسی لغو باتوں کی نسبت ائمہ کی طرف توہین نہیں تو کیا ہے؟

فروع کافی صہ ۱۶ میں ہے - کہ امام باقرؒ حمام میں گئے - اور اپنی شرمگاہ پر چونے کا لیپ کر کے ازار دور کر دیا - غلام نے کہا - آپ تو ہمیں ننگا ہونے سے منع کیا کرتے ہیں - آپ نے فرمایا - ان النورۃ اطبقت العورۃ - یعنی چونہ ستر کو چھپا لیتا ہے - صہ ۲۰ پر ہے - جائے ستر دو ہیں - دبر و قبل - اما الدبر فمستور با لالیتین فاذا استرت سترت العورت - یعنی دبر چوتڑوں سے مستور ہے جب قضیب کو چھپا لیا جاوے تو کافی ہے -

قارئین اپنے ایمان سے فیصلہ کرو اس قسم کے مسائل اہل بیت کی طرف

منسوب کرنے میں صریح توہین نہیں ؟

شیعہ کے خصوصی مسائل

مسلمانوں کی بصیرت و طالبین حق کی ہدایت کے لئے ایسے مسائل بحوالہ کتب لکھتا ہوں ۔ جو صرف شیعہ کے مسائل ہیں ۔

۱ ۔ بداء ۔ اس کے لغوی معنے ظاہر کے ہیں ۔ بداءلۂ ظہر لہٗ مالم یظہر جو پہلے ظاہر نہ ہو اس کا ظاہر ہونا ۔ اصطلاح شیعہ میں یہ معنی ہیں ۔ کہ خدا کو تمام باتوں کا علم نہیں ۔ اس کی باتیں عموماً غلط ہوتی ہیں ۔ اسواسطے وہ رائے بدلتا ہے ۔

اصول کافی ص۸۴ میں بروایت زرارہ ہے ۔ کہ بداء جیسی کوئی عبادت نہیں ۔ دوسری جگہ ہے ۔ اگر لوگوں کو علم ہو ۔ کہ بداء میں کیا اجر ہے ۔ تو کبھی اس قول سے باز نہ رہتے (نعوذ باللہ)

اس کی مثال جو ذکر کی گئی ہے ۔ ملاحظہ ہو : ۔

اصول کافی ص۲۰۸ امام جعفرؒ کہتے ہیں ۔ پہلے خدا نے امامت کے لئے میرے لڑکے اسمٰعیل کو مقرر کیا ۔ پھر موسیٰؑ کاظم کا تعین فرمایا +

۲ ۔ متعہ ۔ یہ مسئلہ بھی دھوم دھام سے لکھا جاتا ہے ۔ شیعہ کے ہاں جائز ہے ۔ بلکہ متعہ کرنیوالا جنتی ہو جاتا ہے ۔

تحفۃ العوام ، جلد دوم میں ہے ۔ جو آدمی عمر میں ایک مرتبہ متعہ کرے جنتی ہو گا ۔

سبحان اللہ یہ بھی خوب کہی ۔ زنا کرنے سے جنت ۔ جنت تو نہ ہوئی خالہ جی کا گھر ہوا ۔ برہان المتعہ میں ہے ۔ "متعہ کرنے کے بعد غسل جنابت کے ہر ایک قطرہ سے ستر فرشتے پیدا ہوتے ہیں ۔ جو قیامت تک اسکے لئے بخشش مانگتے ہیں" ۔ ایسی بہت سی خرافات ہیں ۔ جن کے ذکر سے

تہذیب مانع ہے۔ ایسے مسائل جب اغیار کی نظروں سے گزرتے ہونگے تو وہ کیا اندازہ لگاتے ہونگے۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہی تعلیم ہے

جواز متعہ کا فتویٰ دینے والو! فروع کافی ص ۱۲۹ سے ابوعبداللہؑ کے ارشاد کو کہاں ٹالو گے۔ یقول فی المتعة دعوها اما یستحی احدکم ان یرا فی موضع العورت فیحمل الی اصحابه - فرمایا متعہ چھوڑ دو - تمہیں شرم نہیں آتی - کہ ایک شرم گاہ کو دیکھ کر پھر دوسرے سے بیان کرتا ہے۔

۳ - شیعہ کا خیال ہے۔ کہ حضرت علیؓ اور دیگر ائمہ خدا کے اجزا ہیں۔
اصول کافی ص ۸۴ نحن باب اللہ ولسان اللہ ووجہ اللہ وجنب اللہ

۴ - یہ بھی ان کا مسئلہ ہے - کہ حضرت علی و محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شان میں مساوی ہیں - اصول کافی ص ۱۱۸ مجری له من فضل ما جری لرسول اللہ - یعنی جو فضیلت آپکی ہے وہی حضرت علیؓ کی ہے

۵ - ائمہ کے اختیار میں موت وحیات ہے - اصول کافی ص ۱۹۸ انہم یعلمون متی یموتون ولا یموتون الا باختیار - یعنی ان کو مرنے کا علم ہے - وہ اختیار سے ہی مرتے ہیں -

شیعہ دوستو! کچھ تو انصاف کرو - محبت کی دھن میں خدارا موت وحیات کا اختیار مخلوق کو دیکر خدا کو بیکار نہ بناؤ -

۶ - خنزیر کے بال کی رسی بنانا جائز ہے - فروع کافی ص ۷ میں مذکور ہے کہ پانی کھینچنے والی رسی خنزیر کے بالوں سے بنائی جائز ہے" (حالانکہ خنزیر کو شریعت نے نجس العین کہا ہے -

۷ - اور سنئے - کہ عورت سے خلاف فطرت مجامعت کرنی جائز ہے - جو قرآن کے صریح خلاف ہے - استبصار ص ۳۰ میں ہے - قال سالت عن الرجل یاتی امرئتہ من دبرٍ فقال لا باس - یعنی راوی نے امام سے سوال کیا - کہ آدمی اپنی عورت سے دبر میں مجامعت کر سکتا ہے؟ جواب

ملا - کہ کوئی خطرہ نہیں۔

علاوہ ازیں بہت سے مسائل ہیں جو تہذیب انسانی کے بالکل خلاف ہیں۔ مثلاً عورت کے فرج کا بوسہ دینا۔ اور اس پر طرہ یہ ہے۔ کہ ائمہ کرام کی طرف یہ مسائل منسوب کئے جاتے ہیں۔ جو ان کی شان اعلیٰ کے خلاف ہیں

تعزیہ و مرثیہ

عموماً یہ گمان کیا جاتا ہے۔ کہ نجات کے لئے سال میں ایک مرتبہ تعزیہ نکالنا اور آل بیت پر مرثیہ خوانی کرنا کافی ہے۔ بغیر کسی پرسش کے جنت میں داخلہ ہو جائیگا۔ حالانکہ یہ وہ مسئلہ ہے۔ جس کا ثبوت ملنا دشوار ہے۔ بلکہ اسکی ممانعت پر مندرجہ ذیل حوالہ جات شاہد ہیں:۔

۱۔ یا ایھا الذین امنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ وانھا لکبیرۃ الا علی الخاشعین ہ (ترجمہ) اے ایمان والو! صبر و صلوٰۃ سے امداد لو۔ اور یہ دونوں ڈرنے والوں کے سوا سب پر بھاری ہیں۔

قرآن حکیم کا یہ حکم ہے۔ پھر نامعلوم جزع۔ فزع۔ کپڑے پھاڑنا۔ بال نوچنا۔ مارے طمانچوں بدن کو سرخ کر لینا کس کا حکم ہے۔ آؤ اپنی کتاب پر بھی نظر ڈالو۔ اصول کافی صـ ۴۲۰ الصبر من الایمان بمنزلۃ الرأس من الجسد۔" امام صادقؒ نے فرمایا۔ صبر و ایمان کی نسبت اس طرح ہے جس طرح سر و جسم کی"۔ نتیجہ صاف ہے۔ کہ سر کے بغیر بقائے جسم ممکن نہیں تو صبر کے بغیر ایمان کیسے رہ سکتا ہے۔

نہج البلاغہ صـ ۱۹۳ حضرت علی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرت آیات کے وقت فرمایا۔ لولا انک امرت بالصبر ونھیت عن الجزع لا نفدنا علیک ماء الشئون۔ یعنی اگر آپ نے صبر کا حکم اور جزع سے منع نہ کیا ہوتا۔ تو ہم روتے روتے آنکھوں کا پانی ختم کر دیتے +

اس کے بعد بھی ثبوت تعزیہ و مرثیہ کے جواز کی کوئی صورت باقی رہ جاتی ہے؟ شیعہ دوستو! کسی بات کو تو تسلیم کرو۔ امام حسینؑ کی آخری وصیت پر ہی سر تسلیم خم کرو۔ جو آپ نے اپنی بہن حضرت زینبؓ کو و دیگر اقارب کو صبر کے متعلق کی تھی جس کے الفاظ یہ ہیں:- اوصیکن اذا انا قتلت فلا تشققن علیّ جیبا ولا تلطمن علی خداً ولا تخدشن علی وجهاً یعنی میری تم کو وصیت ہے۔ جبکہ میں دشمن کے ہاتھوں قتل ہو جاؤں۔ تو میرے ماتم میں گریبان چاک نہ کرنا۔ اپنے رخساروں پر طمانچے نہ مارنا۔ نہ اپنے منہ کو نوچنا یہ سب جہالت کی رسمیں ہیں۔

خدارا حضرت علیؓ کی بیدردانہ خانہ خدا میں شہادت کا واقعہ یاد کرو۔ اور پھر یہ بھی فرماؤ۔ کہ آپ کے وصال کے بعد حسنین نے ماتم۔ جزع و فزع کیا۔ یا صبر و استقلال کا بے نظیر ثبوت دیا۔ اسیطرح امام حسن زہر خورانی سے شہید کئے گئے۔ کیا امام حسینؑ نے ان پر غم و رنج کا اظہار کیا۔ حضرت زین العابدین نے کربلا جیسا دل ہلا دینے والا واقعہ بچشم خود دیکھا۔ اور اس پر بھی صبر سے کام لیا۔ اگر ماتم کے جواز کی کوئی صورت ہوتی۔ تو وہ ضرور ماتم کرتے۔ اس کے علاوہ بے شمار واقعات ہیں۔ جو ممانعت ماتم کا زندہ ثبوت ہیں۔ جو اپنی روایات کو کلیۃً ترک کر دیں۔ وہ اپنے ائمہ کی جو صاحب روایات ہیں محبت کا کس طرح دم بھر سکتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ تعزیہ نکالنا ہنود کی رسم دسہرہ کی پوری پوری نقالی ہے۔ جس کا بڑا سبب جہالت ہی مسلمانو! آپ کے لئے عموماً اور شیعہ اصحاب کے لئے خصوصاً ان واقعات میں کچھ عبرت ہے یا نہیں؟ اگر آپ اب بھی نہ سمجھیں تو پھر آپ سے خدا سمجھے +

التجاء

اے خدائے قدوس میری اس حقیر محنت کو قبول فرما۔ اور ناواقف

مسلمانوں کی ہدایت کا سبب بنا۔ اپنی رحمت سے مسلمانوں کو صراط مستقیم پر قائم رکھ۔ جن کے قلوب تیرے دین پر راسخ ہیں ان کو اور پختہ کر۔ جو ڈگمگا رہے ہیں۔ ان کو جزم بخش +

پروردگا مجھ پر اور میرے والدین پر و اساتذہ پر جمیع خویش و اقارب پر دنیا و آخرت میں نظر کرم کر۔ وما علینا الا البلاغ المبین و اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ واصحابہ وجمیع المسلمین والمسلمات والمومنین والمومنات

اللھم اغفرلی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب۔

آمین۔
